بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خَیرُکُم مَن تَعلَّمَ القُرآنَ وَ عَلَّمَہٗ (البخاری)

تحسینُ القرآن

محمد یوسف صدیقی



عبداللہ عمر باصل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ

(البخاری)

تحسین القرآن

محمد یوسف صدیقی عفی عنہ

نام کتاب .... تحسین القرآن

نظر ثانی .... فضیلۃ الشیخ جناب
قاری المقری محمد ادریس العاصم صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ فاضل مدینہ یونیورسٹی سعودی عرب

مصنف .... محمد یوسف صدیقی

کمپوزنگ .... حافظ عابد نعیم

شرکت پرنٹنگ پریس نسبت روڈ لاہور

ملنے کے پتے:

1 مرکز تحفیظ القرآن والسنہ مسجد اقصیٰ بلاک نمبر 1 سیکٹر اے ٹو، ٹاؤن شپ لاہور

2 مرکز القدس 13۔بی، ون۔ٹاؤن شپ لاہور

3 الغنی سٹیشنرز اینڈ فوٹوسٹیٹ دُکان نمبر 3 نل بی ٹو نزد وارِد دفتر کالج روڈ لاہور

4 مکتبہ قدوسیہ، اردو بازار لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تحسین القـــ1ـــرآن

بسم الله الرحمن الرحیم

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم اما بعد قال النبی ﷺ خیر کم من تعلم القرآن وعلمه' امام کائنات حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے عالی فرمان کے مطابق یقیناً اور بلاشبہ قرآن کریم پڑھنے اور پڑھانے والے افضل ترین لوگ ہیں اللہ تعالیٰ ہر ایک کو یہ سعادت نصیب فرمائے آمین عزیز القدر قاری محمد یوسف صدیقی سلمہ اللہ معروف قاری ہیں الحمد للہ قرآن بہت عمدہ پڑھتے ہیں بہترین پڑھاتے ہیں اور اچھا لکھتے ہیں، انہوں نے عوام الناس، حفظ القرآن اور ناظرہ پڑھنے والے طلباء کے ساتھ خیر خواہی کے جذبہ سے تجوید کے موضوع پر ایک مختصر کتاب تحسین القرآن" کے نام سے مرتب کی ہے جس میں مسائل تجوید کو آسان انداز میں پیش کرنے کی پوری کوشش کی ہے اور ان کا یہ جذبہ انتہائی قابل قدر اور تحسین کے لائق ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب سے قرآن پڑھنے والے حضرات کو استفادہ کی توفیق بخشے اور اسے شرف قبولیت سے نوازے اور مرتب کے لیے ذریعہ نجات بنائے۔ (آمین)

۱۴ شوال ۱۴۲۳ھ بروز جمعرات

العبد محمد ادریس العاصم غفر اللہ لہٗ

تحسین القرآن

بسم الله الرحمن الرحیم .

رسالہ تحسین القرآن مرتبہ قاری محمد یوسف صدیقی صاحب نظر سے گزرا قرآن پاک کو اچھی آواز سے اور فن تجوید کے مطابق صحیح تلفظ کے ساتھ پڑھنے کیلئے بہت آسان کر کے ترتیب دیا گیا ہے اُمت کیلئے اس فن کو عام فہم بنانا قرآن کی عظیم خدمت ہے اللہ قبول فرمائے۔

اور امت رسول کو فیض یاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

19 ۱۴۲۶ھ

حافظ محمد یحییٰ عزیز میر محمدی

✪ ✪ ✪ ✪ ✪ ✪ ✪ ✪

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابتدائیہ

زیرِ نظر کتابچہ کا مقصد تحریر تجوید کے علم میں کوئی اضافہ کرنا نہیں ہے، کہ اس علم میں احقر سے قبل بڑے بڑے نام ہیں۔ ناچیز کی اس کوشش کا مقصد مدارس کے اُن طلبہ کی رہنمائی کرنا ہے جو شعبہ حفظ وناظرہ میں مصروفِ کار ہیں اور تجوید کے موٹے موٹے اور بنیادی اصولوں کو سمجھنا چاہتے ہیں۔ اِسی طرح سے یہ کتابچہ مدارس کے علاوہ ان طلبہ اور خواتین وحضرات کے لیے بھی یکساں مفید ہے جو فنّی باریکیوں اور تکنیکی اصطلاحات کے بوجھل پن سے گریزاں ہیں۔ زبان اور بیان کو حد درجہ آسان بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔

اس کتابچہ کی نظر ثانی کیلئے میں اپنے استادِ محترم جناب فضیلۃ الشیخ قاری المقری محمد ادریس العاصم صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ فاضل مدینہ یونیورسٹی کا تہہ دل سے مشکور ہوں۔ کہ جن کے لطف وکرم کی بدولت ناچیز اس علم کی روشنی کو آگے پھیلانے کی مقدور بھر کوشش میں مصروف ہے۔ اللہ ذوالجلال والاکرام ہر قسم کی ریاکاری سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ میرے اور میرے والدین واساتذہ کرام کے لیے ذریعہ نجات بنائے۔ (آمین)

دُعاؤں کا طالب

خادم القرآن محمد یوسف صدیقی

۱۴ ربیع الاوّل ۱۴۲۱ھ

مرکز تحفیظ القرآن والسنہ

جامع مسجد اقصیٰ۔ بلاک نمبر 1۔ سیکٹر۔ اے۔ ٹو۔ ٹاؤن شپ لاہور

سبق نمبر 1

تجوید کیا ہے؟ اور کیوں ضروری ہے؟

تجوید کا معنی ہے عمدہ کرنا، اچھا کرنا۔ علم تجوید سے مُراد ہے قرآن کریم کو صحیح یعنی حرف کو اس کے صحیح مخرج سے نکال کر پڑھنا۔

قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا ،قرآن کریم کوٹھہر ٹھہر کر پڑھو (المزمل)

قرآن کریم کوٹھہر ٹھہر کر پڑھنے کا حکم اس لیے دیا گیا ہے کہ قرآن مجید کو تیز تیز پڑھنے سے غلطی کا امکان بڑھ جاتا ہے

اسی لیے اللہ عز وجل نے اپنے نبی کریم ﷺ کو قرآن کریم میں فرمایا:

لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ٥ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ٥ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ٥ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ٥

اے محمد ﷺ وحی پڑھنے کے لیے اپنی زبان کو تیز تیز حرکت نہ دیا کریں کہ اس کو جلد یاد کرلیں۔ اس کو جمع کرنا اور پڑھوانا ہمارے ذمہ ہے۔ جب ہم قرآن پڑھیں تو آپ سنا کریں اور پھر اُسی طرح آپ پڑھیں پھر اس کے معنی کا بیان بھی ہمارے ذمہ ہے (القیامۃ)

قرآن کریم میں ارشاد ہے۔

اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰھُمُ الْکِتٰبَ یَتْلُوْنَہٗ حَقَّ تِلَاوَتِہٖ اُولٰٓئِکَ یُؤْمِنُوْنَ بِہٖ

وہ لوگ جنہیں ہم نے کتاب دی ہے وہ اس کتاب کی تلاوت اس طرح کرتے ہیں جس طرح تلاوت کرنے کا حق ہے۔ اور ایمان لانے کا حق بھی یہی لوگ ادا کرتے ہیں۔ (البقرۃ)

اس قرآنی ارشاد سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن پڑھنے کا کوئی حق ہے۔ اور وہ حق ادا کرنا ضروری ہے۔ وہ حق کیا ہے اسے سمجھنے کے لیے نبی ﷺ کا ارشاد ملاحظہ ہو:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا قرآن کو عرب کے لب ولہجہ میں پڑھو۔

اگر قرآن کو عربی لہجے میں نہ پڑھا جائے تو ہر لفظ کے معنی بدل جائیں گے اور ثواب کی بجائے گناہ ہوگا۔ قرآن غلط پڑھنے کو اصطلاحاً لحن کہتے ہیں اور لحن کی دو اقسام ہیں۔ 1 لحن جلی 2 لحن خفی۔

لحن جلی کا مطلب ہے ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف پڑھ دینا جیسے اَلْحَمْدُ کی جگہ اَلْھَمْدُ پڑھ دینا یا بِسْمِ اللّٰہِ کو بِیْسْمِ اللّٰہِ پڑھ دینا وغیرہ لحن جلی کا حکم حرام ہے لحن خفی کا مطلب ہے کہ حرفوں کے حسین ہونے کے قاعدے کے خلاف پڑھنا جیسے راء پر زبر یا پیش ہو تو راء کو منہ بھر کے پڑھتے ہیں

اگر راء کے نیچے زیر ہو تو راء کو باریک پڑھتے ہیں یعنی پُر حرف کو باریک اور باریک حرف کو پُر پڑھ دینا وغیرہ لحن خفی کہلاتا ہے۔ لحن خفی کا حکم مکروہ ہے لیکن لحن جلی اور لحن خفی دونوں غلطیوں سے بچنا ضروری ہے۔ اگر قرآن کریم کو تجوید کے قواعد کے مطابق نہ پڑھا جائے تو بعض اوقات معنیٰ میں خوفناک تبدیلی واقع ہو جاتی ہے جیسے قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ کا معنیٰ ہے کہہ دیجیے اللہ ایک ہے اسکی جگہ اگر یوں پڑھ دیا جائے کہ کُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ تو معنیٰ ہوگا کھا تو اللہ ایک ہے۔ عَلِیْمٌ کا معنیٰ جاننے والا اس کی جگہ اگر اَلِیْمٌ پڑھ دیا جائے تو معنیٰ ہوگا دردناک اور اِسْمٌ کا معنیٰ ہے نام اس کی جگہ اِثْمٌ پڑھ دیا جائے تو معنیٰ ہوگا گناہ۔ بِغُلَامِ نِ اسْمُهٗ یَحْیٰی کا معنیٰ ہے اس لڑکے کا نام یحیٰ ہوگا اگر اِسْمُهٗ کی جگہ اِثْمُهٗ پڑھ دیا جائے تو معنیٰ ہوگا۔ اس کا گناہ یحیٰ ہوگا وغیرہ وغیرہ۔

پس قرآن کریم کو قواعدِ تجوید کے مطابق ہی پڑھنا چاہیے اللہ ہمیں صحیح قرآن پاک پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

سبق نمبر 2

عزیز بھائیو! قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی مقدس اور عظیم کتاب ہے۔ جو امت محمدیہ کی ہدایت اور رہنمائی کیلئے نازل کی گئی ہے۔ اس کی تلاوت کرنا اس پر عمل کرنا باعث برکت ونجات ہے۔ اور یہ باعث برکت ونجات اُسی وقت ہوگا جب کہ اس کی تلاوت اُسی طرح کی جائے جس طرح تلاوت کرنے کا حق ہے۔ اور یہ حق صرف اور صرف علم تجوید سے حاصل ہوگا۔

اللہ تعالیٰ خود ارشاد فرماتے ہیں۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ

وہ لوگ جن کو دی کتاب ہم نے وہ تلاوت کرتے ہیں جس طرح تلاوت کرنے کا حق ہے۔

دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا.

اور قرآن کریم کو ٹھہر ٹھہر کر اور ترتیل کے ساتھ پڑھو۔

حدیث شریف میں ہے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ يُّقْرَاَ الْقُرْاٰنُ كَمَا اُنْزِلَ (رواہ ابن خز

سبق نمبر 3

ضروری اصطلاحات

1.. فتحہ ⬅ = زبر کو کہتے ہیں۔

2.. کسرہ ⬅ = زیر کو کہتے ہیں۔

3.. ضمّہ ⬅ = پیش کو کہتے ہیں۔

4.. ساکن حرف = جس پر جزم ہو۔

5.. متحرك حرف = جس پر کوئی حرکت ہو۔

6.. مشدّد حرف = جس پر شدّ ہو۔

7.. تنوین ⬅ = دو زبر دو زیر دو پیش کو کہتے ہیں۔

8.. وقف ⬅ = ٹھہرنا، رکنا۔

9.. وصل ⬅ = ملانا

10 ماقبل ⬅ = پچھلے حرف کو کہتے ہیں

11 مابعد ⬅ = اگلے حرف کو کہتے ہیں

سبق نمبر 4

تلاوت قرآن کریم کے تین طریقے ہیں

قرآن کریم کی تلاوت کے تین طریقے ہیں۔اور یہ تینوں آئمہ قرآءت سے ثابت ہیں۔

1 ترتیل

قرآن مجید کو ٹھہر ٹھہر کر خوب اطمینان کے ساتھ مخارج اور صفات کا لحاظ رکھتے ہوئے پڑھنا جیسے محافل یا جلسہ میں تلاوت کی جاتی ہے۔

2 = تدویر

قرآن مجید کو ترتیل سے کچھ تیز اور احکام تجوید کا خیال رکھتے ہوئے پڑھنا جیسے جہری نماز میں پڑھا جاتا ہے۔

3 = حدر

قرآن حمید کو قواعد تجوید کا لحاظ رکھتے ہوئے تدویر سے کچھ تیز پڑھنا جیسے نماز تراویح یعنی قیام اللیل میں پڑھا جاتا ہے۔

سبق نمبر 5

ابتداء تلاوت

ا قرآن کریم شروع کرنے سے پہلے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھنا ضروری ہے۔ جیسا کہ اللہ کریم نے خود اپنی کتاب قرآن کریم میں اسکے پڑھنے کا حکم فرمایا ہے۔

فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

ترجمہ: پھر جب آپ قرآن کریم پڑھنے لگیں تو شیطان مردود سے اللہ کریم کی پناہ مانگ لیا کریں۔

۲ پھر اگر تلاوت سورت سے شروع کریں تو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بھی پڑھنا ضروری ہے کیونکہ بِسْمِ اللّٰهِ ہر سورت کے ساتھ نازل ہوئی ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ سورت کا جز ہے۔ سوائے سورۃ التوبہ کے۔

۳ تلاوت اگر سورت کے درمیان میں سے شروع کریں تو بِسْمِ اللّٰهِ پڑھنے میں اختیار ہے پڑھ لیں تب بھی ٹھیک ہے نہ پڑھیں تو گناہ نہیں لیکن برکت اور ثواب کے لیے پڑھ لینی چاہیے۔

سبق نمبر 6

ہمزہ اور الف میں فرق:

1 الف ہمیشہ حرکات اور جزم سے خالی ہوتا ہے۔ اور بغیر جھٹکے کے پڑھا جاتا ہے۔ جیسے خَابَ ، حَالَ تَابَ وغیرہ۔

2 ہمزہ متحرک یا ساکن ہوتا ہے اسکے پڑھنے میں جھٹکا لگتا ہے۔

جیسے اِيَّاكَ , اَلْحَمْدُ، اَيْدِيْ، كَاْسًا، مَاْكُوْلٍ، شَاْنٍ وغیرہ

سبق نمبر 7

لحن کا بیان:

لحن کا معنیٰ ہے غلطی، یعنی حروف کو تجوید کے قواعد کے خلاف اور غلط ادا کرنے کو لحن کہتے ہیں۔

لحن کی دو اقسام ہیں۔ (1) لحن جلی (2) لحن خفی

1 لحن جلی:

لحن جلی کا معنیٰ ہے واضح اور نمایاں غلطی یعنی ایسی غلطی جس سے لفظ کے معنیٰ میں تبدیلی واقع ہو جائے مثلاً ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف پڑھ دینا جیسے وَانْحَرْ کو وَانْهَرْ پڑھ دینا یا فَتَرْضٰی کی جگہ فَتَرْدٰی پڑھ دینا کسی حرف کی حرکت کو بدل دینا مثلاً اَنْعَمْتَ کی تا پر پیش پڑھ دینا جیسے اَنْعَمْتُ یا ساکن حرف کو متحرک پڑھ دینا جیسے اِهْدِنَا کی ''ہ'' کے نیچے زیر پڑھ دینا جیسے اِهِدِنَا یا متحرک حرف کو ساکن پڑھ دینا جیسے فَضُرِبَ کے ''ضاد'' کو فَضْرِبَ پڑھنا یا حرکت والے حرف کو کھینچ کر پڑھ دینا جیسے فَعَلَ رَبُّكَ کے ''لام'' کو فَعَلَا رَبُّكَ پڑھ دینا یا کسی حرف کو گھٹا کر پڑھ دینا جیسے فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ میں 'واؤ' مدہ کو کھینچ کر نہ پڑھنا جیسے فِیْ صُدُرِ النَّاسِ پڑھ دینا اس طرح قرآن کریم پڑھنا حرام اور ناجائز ہے۔

۲ لحن خفی:

لحن خفی کا معنی ہے پوشیدہ اور خفیہ غلطی یعنی ایسی غلطی جو واضح اور نمایاں نہ ہو اور کسی حرف کی خوبصورتی کی جو صفات ہوتی ہیں۔انہیں پورا نہ کرنا مثلاً غنہ کی جگہ غنہ نہ کرنا، ادغام کی جگہ ادغام نہ کرنا، اخفاء کی جگہ اخفاء نہ کرنا، زبر یا پیش والی ''راء'' کو پُر پڑھنے کی بجائے باریک پڑھ دینا لفظ اللہ سے پہلے اگر زیر ہو تو لفظ اللہ کو باریک پڑھنا چاہیے مگر باریک کی بجائے منہ بھر کر پڑھ دینا وغیرہ۔اس طرح قرآن پڑھنا مکروہ ہے۔

نوٹ: لحن جلی کا حکم حرام اور لحن خفی کا حکم مکروہ ہے لیکن بچنا دونوں غلطیوں سے ضروری ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

سبق نمبر 8

حروفِ تہجی:

ا الف	ب با	ت تا	ث ثا
ج جیم	ح حا	خ خا	د دال
ذ ذال	ر را	ز زا	س سین
ش شین	ص صاد	ض ضاد	ط طا
ظ ظا	ع عین	غ غین	ف فا
ق قاف	ک کاف	ل لام	م میم
ن نون	و واو	ہ ھا	ء ہمزہ
	ی یا	ے یا	

سبق نمبر 9

دانتوں کا مختصر بیان:

اکثر مخارج کا تعلق دانتوں کے ساتھ ہے اس لیے حروف کے مخارج سے پہلے دانتوں کے نام بیان کیے جاتے ہیں انسان کے منہ میں کل 32 بتیس دانت ہیں۔

سولہ اُوپر سولہ نیچے تفصیل درج ذیل ہے۔

ثنایا ⬅ سامنے والے چار دانتوں کو کہتے ہیں۔

ثنایا عُلیا ⬅ سامنے اوپر والے دو دانتوں کو کہتے ہیں۔

ثنایا سفلی ⬅ سامنے نیچے والے دو دانتوں کو کہتے ہیں۔

رباعیات ⬅ ثنایا کے ساتھ ایک ایک دائیں اور بائیں اور اُوپر نیچے چار دانتوں کو کہتے ہیں۔

انیاب ⬅ رباعیات کیساتھ ایک ایک دائیں بائیں اُوپر نیچے چار دانتوں کو کہتے ہیں

ضواحِك ⬅ انیاب کے ساتھ ایک ایک دائیں بائیں اُوپر نیچے داڑھوں کو کہتے ہیں۔

طواحن ⬅ ضواحِک کیساتھ تین تین دائیں بائیں اُوپر نیچے کی بارہ داڑھوں کو طواحن کہتے ہیں۔

نواجذ ⬅ طواحن کے ساتھ ایک ایک دائیں بائیں اُوپر نیچے چار داڑھوں کو نواجذ کہتے ہیں۔

◈ انہیں خوب اچھی طرح ذہن نشین کرلیں۔ ◈

سبق نمبر 10

حروف کے مخارج کا مختصر بیان:

مخرج کے معنی ہیں نکلنے کی جگہ

تعریف: جس جگہ سے حرف نکلتا ہے اس جگہ کو مخرج کہتے ہیں۔

کل مخارج سترہ ہیں۔

مخرج نمبر 1 جوفِ دھن یعنی منہ کا خالی حصہ اس جگہ سے تین حروف نکلتے ہیں۔

الف مدہ (۲)۔ واؤ مدہ (۳)۔ یائے مدہ

1 الف ہمیشہ مدہ ہوتا ہے اور اس سے پہلے زبر ہوتی ہے۔

جیسے وَمَا لَهُمْ، حِسَابَهُمْ، اَبْصَارَهُمْ، اِذَا وغیرہ

2 واؤ ساکن سے پہلے پیش ہو تو وہ ''واؤ مدہ'' ہوتی ہے

جیسے اٰمَنُوْ، تُوْبُوْ، عَرَفُوْ، قَالُوْا وغیرہ

3 یاء ساکن سے پہلے زیر ہو تو وہ ''یائے'' مدہ ہوتی ہے

جیسے تَجْرِیْ، اَمْرِیْ فِیْهِ، اَلَّذِیْ وغیرہ

ان تین حروف کو حروف مدہ کہتے ہیں اور ان کو ایک الف لمبا کر کے پڑھیں گے۔

ان حروف کو ہوائیہ بھی کہتے۔

مخرج نمبر2 اقصیٰ حلق :۔یعنی حلق کا وہ حصہ جو سینے سے ملا ہوا ہے اس جگہ سے بھی دو حروف نکلتے ہیں ء ، ہ

مخرج نمبر3 وسط حلق :۔یعنی حلق کا درمیان والا حصہ اس جگہ سے بھی دو حروف نکلتے ہیں ع، ح

مخرج نمبر4 ادنیٰ حلق :یعنی حلق کا وہ حصہ جو منہ کی جانب ہے اس جگہ سے بھی دو حروف نکلتے ہیں۔غ، خ.ان چھ حروف کو حروف حلقی کہتے ہیں۔

مخرج نمبر5 زبان کی جڑ جب اوپر کے تالو سے ٹکر کھائے تو وہاں سے "ق" نکلتا ہے

مخرج نمبر6 زبان کی جڑ اور اوپر کا تالو ذرا منہ کی جانب سے "ك" نکلتا ہے

ان دونوں حروف لہاتیہ کو کہتے ہیں۔(حلق کے اُوپر گوشت کے ٹکڑے کو لہات کہتے ہیں)

مخرج نمبر7 زبان کا درمیان والا حصہ جب مقابل اوپر کے تالو کی طرف اُٹھے گا تو وہاں سے ج، ش' یائے متحرک اور یائے لین ادا ہونگے ۔ان تین حروف کو شجریہ کہتے ہیں۔

حروف لین :۔لین کے معنی ہیں نرمی

حروف لین دو ہیں۔

1. واؤ لین: "واؤ" ساکن سے پہلے حرف پر زبر ہو جیسے خَوْفٌ، قَوْمٌ، يَوْمٌ، وغیرہ
2. یا لین: "یا" ساکن سے پہلے حرف پر زبر ہو جیسے لَدَيْهِمْ، قُرَيْشٍ، كَيْفَ ان دونوں حرفوں کو نرمی سے ادا کریں گے۔

مخرج نمبر 8 زبان کی کروٹ جب اُوپر کی داڑھوں کی جڑ سے لگے تو وہاں سے ''ض'' نکلے گا بائیں طرف سے نکالنا آسان ہے۔ اس حرف کو حافیہ کہتے ہیں۔

مخرج نمبر 9 زبان کا کنارہ ساتھ کچھ حصہ حافہ جب ثنایا رباعی انیاب اور ضواحک کے مسوڑھوں سے لگے تو ''ل'' ادا ہوگا۔

مخرج نمبر 10 زبان کا کنارہ جب ثنایا رباعی انیاب کے مسوڑوں سے لگے تو ''ن'' ادا ہوگا۔

مخرج نمبر 11 زبان کا کنارہ ساتھ پشت زبان جب ثنایا رباعی کے مسوڑھوں سے لگے تو ''را'' ادا ہوگا ل، ن، را، کو طرفیہ اور ذلقیہ (کنارے والے) کہتے ہیں

مخرج نمبر 12 زبان کی نوک سامنے اُوپر والے دو دانتوں کی جڑ سے لگے تو ط، د، ت، نکلیں گے ان کو حروف نطعیه (سلوٹ والے) کہتے ہیں

مخرج نمبر 13 زبان کی نوک اور ثنایا علیا کا کنارہ اس سے تین حروف نکلتے ہیں۔ ث، ظ، ذ، ان حروف کو لثویہ (مسوڑھے والے) کہتے ہیں۔

مخرج نمبر 14 زبان کی نوک اور ثنایا سفلیٰ کا کنارہ اور کچھ حصہ ثنایا علیا کا اس سے تین حروف نکلتے ہیں، ص، ز، س، ان حروف کو اسلیہ (سیٹی والے) کہتے ہیں

مخرج نمبر 15 سامنے اوپر والے دو دانت جن کو ثنایا علیا کہا جاتا ہے ان کا کنارہ جب نیچے والے ہونٹ کی تری والے حصے کو لگے تو، ف نکلے گا۔

مخرج نمبر 16 دونوں ہونٹوں سے تین حروف بــا ، میــم ، واؤ متحرک ، واؤ لین ادا ہوتے ہیں ان تینوں میں اتنا فرق ہے کہ ، با ، دونوں ہونٹوں کے تری والے حصہ سے ادا ہوتی ہے اور میم دونوں ہونٹوں کے خشکی والے حصہ سے ادا ہوتی ہے اور ، واؤ ، دونوں ہونٹوں کے گول کرنے سے ادا ہوتی ہے۔ فا ، با ، واؤ ، میم ، کو حروف شفویہ کہتے ہیں۔

مخرج نمبر 17 خیشوم یعنی ناک کا اندرونی حصہ اس سے غنہ نکلتا ہے۔ یعنی نون اور میم کی ہر حالت میں پایا جائے گا۔

نــوٹ : مخرج معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ حرف کو ساکن کر کے شروع میں ہمزہ متحرکہ لایا جائے اگر حرف بیان کردہ مخرج سے ادا ہو رہا ہے تو صحیح ورنہ غلط جیسے ۔ اَبْ ، اَثْ ، اِتْ ، اُلْ ، اِضْ ، اِصْ ، اُظْ ، اَفْ ، اِذْ وغیرہ

✪ ✪ ✪ ✪ ✪ ✪

✪

سبق نمبر 11

صفات کا بیان

صفت کی تعریف:

جن کیفیتوں سے حروف ادا ہوتے ہیں انہیں صفت کہتے ہیں۔

صفات کی دو اقسام ہیں:

1. صفات لازمه
2. صفات عارضه

صفات لازمه

صفات لازمہ کی تعریف:

ایسی صفات جو حروف میں ہر وقت اور ہر حال میں پائی جائیں۔ اگر وہ صفات ادا نہ ہوں تو وہ حرف وہی حرف نہ رہے بلکہ دوسرے حرف سے بدل جائے یا ناقص ادا ہو۔ اور یہ سترہ (17) ہیں صفاتِ لازمہ کی دو قسمیں ہیں:

1۔ متضادہ　　2۔ غیر متضادہ

صفات متضادہ وہ ہیں جن میں سے ایک صفت دوسری کی ضد ہو اور دونوں کسی ایک حرف میں جمع نہیں ہو سکتیں۔ اور نہ ہی کوئی حرف ان سے خالی ہو سکتا ہے۔ یہ صفات دس (10) ہیں۔

1۔ ہمس: کا معنی پستی ہے۔ جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کی آواز میں ایک قسم کی پستی ہوتی ہے ان حروف کو مہموسہ کہتے ہیں جن کا مجموعہ **فَحَثَّهٗ شَخْصٌ سَكَتْ** ہے۔

2۔ جہر: کا معنی بلندی ہے۔ مجہورہ حروف کو ادا کرتے وقت ان کی ادائیگی میں ایک قسم کی بلندی پائی جاتی ہے مہموسہ دس **(10)** حروف کے علاوہ باقی انیس **(19)** حروف مجہورہ ہیں۔

3۔ شدت: کا معنی سختی ہے جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کی آواز میں ایک قسم کی سختی ہوتی ہے ان حروف کو شدیدہ کہتے ہیں ان کا مجموعہ **اَجِدُكَ قَطَبْتَ** یہ آٹھ حروف ہیں۔

4۔ رخوت کا معنی نرم ہونا ہے۔ جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کی آواز میں نرمی ہوتی ہے شدیدہ اور متوسطہ حروف کے علاوہ باقی سب حروف رخوہ ہیں جو کہ سولہ **(16)** حروف ہیں۔

۔ توسط کا معنی درمیان ہے۔ جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان میں نہ تو اتنی سختی ہوتی ہے کہ شدیدہ ہوں اور نہ اتنی نرمی کہ رخوہ ہوں بلکہ درمیانی حالت ہوتی ہے یہ پانچ حروف ہیں ان کا مجموعہ **لِنْ عُمَرْ** ہے ان کو متوسطہ اور بینیہ کہتے ہیں۔

5۔ استعلاء کا معنی اُوپر اٹھنا ہے ان کی ادائیگی میں زبان کی جڑ تالو کی جانب اُٹھ جاتی ہے۔ اس لیے یہ حروف موٹے پڑھے جاتے ہیں یہ حروف سات ہیں ان کا مجموعہ **خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ** ہے۔

6۔ استفال کا معنی نیچے رہنا ہے ان کی ادائیگی میں زبان کی جڑ تالو کیطرف نہیں اٹھتی جس کی وجہ سے یہ حروف باریک پڑھے جاتے ہیں اور حروف مستعلیہ کے علاوہ باقی (22) بائیس حروف مستفلہ ہیں۔

7۔ اطباق کا معنی لپٹنا ہے ان کی ادائیگی کے وقت زبان کا درمیان اوپر کے تالو سے لپٹ جاتا ہے۔ اس وجہ سے یہ حروف خوب موٹے پڑھے جاتے ہیں یہ چار (4) حروف ہیں صاد، ضاد، طا، ظا.

8۔ انفتاح کا معنی جدا رہنا ہے ان کی ادائیگی کے وقت زبان کا درمیان اوپر کے تالو سے جدا رہتا ہے۔ اس لیے یہ حروف باریک پڑھے جاتے ہیں۔ مطبقہ کے علاوہ ہو باقی پچیس (25) حروف منفتحہ ہیں

9۔ اذلاق کا معنی ہے پھسلنا اور کنارہ ہے یہ حروف زبان کے کنارہ سے بہت جلدی سے ادا ہوتے ہیں یہ حروف (6) چھ ہیں فَرَّ مِنْ لُبِّ

10۔ اصمات کا معنی روکنا ہے یہ حروف اپنے مخرج سے مضبوطی کے ساتھ ادا ہوتے ہیں اور حروف مذلقہ کے علاوہ باقی (23) حروف مصمتہ ہیں۔

غیر متضادہ:

حروف کی ایسی صفات جن کا حروف میں پایا جانا لازمی ہو اور وہ اپنے مفہوم کے اعتبار سے ایک دوسرے سے بالکل الگ ہوں ضدیت ہرگز نہ ہو۔

1۔ قلقلہ کا معنی ہے ہلانا۔ ان حروف کو ادا کرتے وقت حالت سکون میں ان کے مخرج کو حرکت ہو جاتی ہے اور یہ حروف (5) پانچ ہیں۔ قُطُبُ جَدٍّ

2 صفیر کا معنی ہے سیٹی، یہ حروف اپنے مخرج سے تیز سیٹی کی طرح نکلتے ہیں اور یہ حروف تین ہیں۔ صاد .سین .زا۔

3 لین کا معنی نرمی ہے۔ان حروف کو ادا کرتے وقت ان میں اتنی نرمی پائی جاتی ہے کہ کوئی ان پر مد کرنا چاہے تو کرسکتا ہے اور یہ دو حروف ہیں واؤ لین اور یائے لین۔ جیسے حَوْلَيْنِ کی واؤ اور یا

4 انحراف کا معنی مائل ہونا۔اوران حروف کو ادا کرتے وقت زبان کا کنارہ دوسرے حرف کے مخرج کی طرف مائل ہو جاتا ہے اور یہ دو حروف ہیں ''لام '' اور '' را''۔

5 تفشی کا معنی ہے پھیلنا۔اس حرف کو ادا کرتے وقت آواز مخرج میں پھیل جاتی ہے اور یہ حرف شین ہے۔

6 استطالت کا معنی ہے لمبا کرنا۔اس حرف کو ادا کرتے وقت شروع حافہ سے آخر حافہ تک آواز کو درازی رہتی ہے اور یہ ایک حرف ضاد ہے

7 تکریر کا معنی بار بار ہونا۔دہرانا۔مطلب یہ ہے کہ راء کی ادائیگی میں ایک قسم کی کپکپاہٹ اور لرزہ سا ہوتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دوہری پڑھی جارہی ہے حالانکہ ایک بار ہی پڑھتے ہیں یہ صفت صرف ''را'' میں ہی پائی جاتی ہے۔

✪ ✪ ✪ ✪ ✪ ✪

سبق نمبر 12

مد کا بیان

مد کا معنی کھینچنا ہے تعریف اس کی یہ ہے کہ حروف مدہ پر آواز کو کھینچنا۔
درج ذیل میں مد کی چند اقسام ہیں۔

مد منفصل

حروف مدہ کے بعد ہمزہ دوسرے کلمہ میں ہو تو وہاں حروف مدہ کو ان کی ذاتی مقدار سے کھینچ کر پڑھیں گے اس کی مقدار دو الف کے برابر ہے۔
جیسے قَالُوْٓا اٰمَنَّا، بِمَآ اُنْزِلَ، وَمَآ اَدْرٰكَ۔ اس کو مدّ جائز بھی کہتے ہیں۔

مد متصل

حروف مدہ کے بعد ہمزہ اسی کلمہ میں ہو تو وہاں چار الف کے برابر مد ہو گی جیسے جَآءَ، مَنْ يَّشَآءُ، اَضَآءَتْ وغیرہ اس کو مد واجب بھی کہتے ہیں

نوٹ مد لازم کی پانچ اقسام ہیں جن کی مقدار طول ہے۔ یعنی پانچ الف

1 مد لازم کلمی مثقل:

حروف مدہ کے بعد کلمہ قرآنی میں تشدید ہو جیسے دَآبَّةٍ، ضَآلًّا وغیرہ

2 مد لازم حرفی مثقّل:

حروف مدہ کے بعد حروف مقطعات میں تشدید ہو جیسے الٓمّٓ میں لام کے بعد جو میم کی شد ہے۔

3 مدلازم کلمی مخفف:

حروف مدہ کے بعد کلمہ قرآنی میں سکون اصلی ہو جیسے آٰلْئٰنَ

4 :مدلازم حرفی مخفف:

حروف مدہ کے بعد حروف مقطعات میں سکون ہو جیسے الٓرٰ میں لام کی مد جو کہ میم کے سکون کی وجہ سے ہے اسی طرح نٓ ،قٓ ،صٓ. وغیرہ

5:مدلازم لین :

حرف لین کے بعد حروف مقطعات میں سکون ہو جیسے کٓھٰیٰعٓصٓ (سورۃ مریم) حٰمٓ ،عٓسٓقٓ (سورۃ شوریٰ) دونوں کلمات کے عین پر جو مد ہو رہی ہے۔

مدعارض کی دو اقسام ہیں

مدعارض وقفی :

حروف مدہ کے بعد سکون عارضی ہو جیسے یَعْلَمُوْنَ اس میں نون پر وقف کی حالت میں مد ہوگی اس کی مقدار طول توسط قصر ہے مگر طول اولیٰ ہے۔

مدعارض لین: حروف مد لین کے بعد سکون عارضی ہو جیسے وَالصَّیْفُ ،خَوْفٌ یہاں بھی وقف کی حالت میں مد ہوگی یہاں قصر اور توسط اور طول مقدار ہے، مگر قصر اولیٰ ہے۔

سبق نمبر 13

حروف مقطعات کی وضاحت

الٓمّٓ ☜ میں لام پر مدلازم حرفی مثقل درمیان میں غنہ اور میم میں مدلازمی حرفی مخفف ہے۔

الٓمّٓصٓ ☜ میں لام پر مدلازم حرفی مثقل درمیان میں غنہ اور میم میں مدلازم حرفی مخفف اور صآد میں بھی مدلازم حرفی مخفف ہے۔

الٓمّٓرٰ ☜ میں لام پر مدلازم حرفی مثقل درمیان میں غنہ اور میم میں مدلازم حرفی مخفف اور ''را'' میں مداصلی ہوتی ہے۔

یٰسٓ ☜ میں یاء میں مداصلی اور سین میں مدلازم حرفی مخفف ہوتی ہے۔

قٓ میں مدلازم حرفی مخفف ہوتی ہے۔

طٰسٓمّٓ ☜ میں طا پر مداصلی اور سین پر مدلازم حرفی مثقل اور میم پر مدلازم حرفی مخفف ہوتی ہے۔

صٓ ☜ میں مدلازم حرفی مخفف ہوتی ہے۔

الٓرٰ ☜ میں لام میں مدلازم حرفی مخفف اور راء پر مداصلی ہوتی ہے۔

حٰمٓ ☜ میں حا پر مداصلی اور میم پر مدلازم حرفی مخفف ہوتی ہے

عٓسٓقٓ ☜ میں عین پر مد لازم لین اور ن میں غنہ اور سین پر مد حرفی مخفف اور سین کی ن پر غنہ ہوتا ہے اور قاف پر مد لازم حرفی مخفف ہوتی ہے۔

نٓ ☜ میں مد لازم حرفی مخفف ہوتی ہے۔

طٰهٰ ☜ میں طا پر مد اصلی اور ھا پر بھی مد اصلی ہوتی ہے۔

طٰسٓ ☜ میں طا پر مد اصلی اور سین پر مد لازم حرفی مخفف اور سین کی ن پر غنہ ہوتا ہے

حٰمٓ ☜ میں حا پر مد اصلی اور میم پر مد لازم حرفی مخفف ہوتی ہے۔

كٓهٰيٰعٓصٓ ☜ میں کاف پر مد لازم حرفی مخفف اور ھا پر مد اصلی یا پر مد اصلی اور عین پر مد لازم لین اور عین کی ن پر غنہ صآد پر مد لازم حرفی مخفف ہوتی ہے

نوٹ مد اصلی کی مقدار ایک الف ہے۔

سبق نمبر 14

حرکات کا بیان

حرکتیں تین ہیں زبر، زیر، پیش، زبر حرف کے اُوپر زیر حرف کے نیچے اور پیش حرف کے اُوپر ہوتی ہے۔ حرکت والے حرف کو لمبا نہیں کرتے جیسے اَمَرَ، فُعِلَ، اَلۡحَمۡدُ، وغیرہ.

۲ وہ حرکات جن کو ایک الف لمبا کیا جاتا ہے کھڑا زبر کھڑی زیر، الٹا پیش ہے۔ ان تینوں حرکات میں سے کوئی بھی حرکت کسی حرف پر آجائے اس حرف کو ایک الف لمبا کرینگے جیسے مٰلِكِ، بِهٖ، اِنَّهٗ. وغیرہ.

نوٹ: اساتذہ کرام کے نزدیک ایک الف کی مقدار اس طرح معلوم کی جاتی ہے کہ ایک بند انگلی کو متوسط طریقہ سے کھولنے یا کھلی انگلی کو متوسط طریقے سے بند کرنے میں لگنے والا وقت، ایک الف کی مقدار کہلاتی ہے۔

✪ ✪ ✪ ✪ ✪

سبق نمبر 15

نون ساکن اور نون تنوین کی پہچان:

نون دو طرح کا ہوتا ہے۔نون ساکن اور نون تنوین۔

1 نون ساکن وہ ہوتا ہے جس پر جزم ہو جیسے اَنْتُمْ، کُنْتُمْ اَلدُّنْیَا، مِنْ وغیرہ

2 نون تنوین دو زبر، دو زیر، دو پیش کو کہتے ہیں جیسے رَحْمَۃً. شَكٍّ، جَنَّتٌ. وغیرہ.

3 نون ساکن لکھا ہوا ہوتا ہے اور نون تنوین لکھا ہوا نہیں ہوتا آواز دونوں کی ایک ہے۔مثلاً، ضً، ضَنْ، جٍ، جِنْ، شٌ، شُنْ، وغیرہ.

سبق نمبر 16

ساکن مشدّد اور متحرک حروف

جس حرف پر جزم آجائے وہ حرف ساکن ہوتا ہے ۔جیسے عَنْ، مِنْ اَمْ، اَنْ وغیرہ.

جس حرف پر کوئی حرکت آجائے اسکو متحرک کہتے ہیں جیسے اَمَرَ، قَدَرَ، وغیرہ۔جس حرف پر شد ہو اس حرف کو مشدّد کہتے ہیں شد والا حرف دو دفعہ پڑھیں گے جیسے کَلَّا، ثُمَّ، ظَلَّ، اَلْحَقُّ، وغیرہ.

پہلے پچھلا حرف ملے گا پھر اس کے اُوپر نیچے جو حرکت ہوگی وہ پڑھی جائے گی۔

سبق نمبر 17

نون ساکن اور نون تنوین کے قواعد کا بیان :-

نون ساکن اور نون تنوین کے چار قاعدے ہیں۔

(1) اظہار (2) ادغام

(3) اقلاب (4) اخفاء

1 اظہار کا معنی ہے ظاہر کرنا۔

قاعدہ: ۔نون ساکن یا ''نون تنوین'' کے بعد حروف حلقی میں سے کوئی حرف آجائے تو وہاں اظہار ہوگا۔یعنی غنہ کے بغیر پڑھیں گے۔

حروف حلقی چھ ہیں۔ء، ہ، ع، ح، غ، خ۔

اظہار کی مثالیں: اَنْعَمْتَ، اِنْ اَنْتَ، مِنْ غَيْرِكُمْ، مِنْ خَيْرٍ، خَيْرٌ حٰفِظًا، يَنْهَوْنَ، سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ وغیرہ.

2 ادغام: ادغام کا معنی ہے داخل کرنا، مدغم کرنا۔

قاعدہ: ۔نون ساکن یا نون تنوین کے بعد حروف یرملون جو (ی، ر، م، ل، و، ن، کا مجموعہ ہے) میں سے کوئی حرف آجائے تو وہاں ادغام ہوگا۔ل، را، میں ادغام بغیر غنہ کے ہوگا۔جیسے جُنْدٌ لَّكُمْ، مِنْ لَّدُنْهُ، مِنْ رَّبِّهٖ، مِنْ رَّبِّكَ، غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ وغیرہ

باقی چار حروف (ی، م، و، ن) میں ادغام مع الغنہ (یعنی غنہ کے ساتھ ہوگا)

جیسے مَنْ يَّقُوْلُ، خَيْرًا مِّنْهَا، لَهَبٍ وَّتَبَّ، مَنْ نَّشَآءُ وغیرہ.

نوٹ: اس ادغام کی شرط یہ ہے کہ دو کلمے ہوں، یعنی نون ساکن پہلے کلمہ کے آخر میں ہو اور یُوْمِنْ کے چار حروف میں سے کوئی حرف دوسرے کلمہ کے شروع میں ہو، اگر نون ساکن اور حروف یُوْمِنْ ایک ہی کلمہ میں ہوں تو ادغام نہیں ہوگا بلکہ اظہار ہوگا۔

جیسے دُنْیَا، قِنْوَانٌ صِنْوَانٌ، بُنْیَانٌ۔ اس کو اظہار مطلق کہتے ہیں۔

3. اقلاب، اقلاب کے معنی ہے بدلنا۔

قاعدہ: نون ساکن یا نون تنوین کے بعد اگر "با" آ جائے خواہ ایک کلمے میں ہو یا دو کلموں میں ہو نون کو میم سے بدل کر اخفاء کر کے پڑھیں۔

جیسے مِنْ بُطُوْنِ، بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ، اَنْبِیَاءِ، وغیرہ۔

4. ..اخفاء: کا معنی ہے چھپانا

قاعدہ: نون ساکن یا نون تنوین کے بعد حروف حلقی، حروف یرملون اور با کے علاوہ باقی پندرہ حروف میں اخفاء ہوگا پندرہ حروف یہ ہیں۔

ت، ث، ج، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ف، ق، ك.

جیسے اَنْتُمْ، اَجْرٌ كَبِيْرٌ، شَيْءٍ قَدِيْرٌ، وَلَئِنْ قُلْتَ، مِنْ فَضْلٍ، مِنْ دُوْنِهٖ، نَنْظُرُ، غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ وغیرہ۔

نوٹ: نون ساکن اور نون تنوین کے بعد الف نہیں آتا اس لیے الف کو پندرہ حروف میں شمار نہیں کیا گیا۔

سبق نمبر 18

میم ساکن کے قواعد کا بیان:

میم ساکن کے تین قاعدے ہیں۔

1 ادغام 2 اخفاء 3 اظہار

1 ادغام

ادغام کا معنی ہے داخل کرنا یعنی پہلے حرف کو دوسرے حرف میں داخل کرکے پڑھنا

قاعدہ: میم ساکن کے بعد دوسری میم آجائے تو وہاں ادغام کرکے پڑھیں گے۔

اور میم مشدّد کی طرح غنہ بھی ہوگا۔جیسے عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ، اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ، فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ وغیرہ۔

2 اخفاء: اخفاء کا معنی ہے چھپانا۔

قاعدہ: میم ساکن کے بعد با آجائے تو وہاں اخفاء کرکے پڑھیں گے ۔

جیسے اَنْتُمْ بِهٖ، عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ، وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ وغیرہ.

3 اظہار کا معنی ہے ظاہر کرنا یعنی بغیر غنہ کے پڑھنا۔

قاعدہ: میم ساکن کے بعد میم اور ''ب'' کے علاوہ بقیہ چھبیس حروف میں سے کوئی حرف آجائے تو وہاں اظہار ہوگا۔جیسے عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا، عَلَيْكُمْ رَسُوْلًا، اَنْعَمْتَ، وغیرہ۔

سبق نمبر 19

لفظ اَللّٰہُ کے پُر اور باریک ہونے کا بیان

☆لفظ اللہ سے پہلے اگر زبر یا پیش آجائے تو لفظ اللہ کو پُر یعنی خوب منہ بھر کر پڑھیں گے جیسے یَشَآءَ اللّٰهُ، یَعْبُدُ اللّٰهَ ، عَبْدُ اللّٰهِ ، اِنَّ اللّٰهَ.وغیرہ.

☆لفظ اَللّٰہ سے پہلے اگر زیر آجائے تو لفظ اَللّٰہ کو باریک پڑھیں گے جیسے قُلِ اللّٰهُ، بِسْمِ اللّٰهِ، بِذِكْرِ اللّٰهِ ، وغیرہ.

نوٹ:- لفظ اَللّٰهُمَّ کا بھی یہی قاعدہ ہے۔ لفظ اَللّٰهُمَّ سے پہلے زبر یا پیش آجائے تو اُسے خوب منہ بھر کر پڑھیں گے۔ جیسے مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ ، قَالُوا اللّٰهُمَّ وغیرہ۔

اگر لفظ اَللّٰهُمَّ سے پہلے زیر آجائے تو اسکو باریک پڑھیں گے جیسے قُلِ اللّٰهُمَّ وغیرہ

سبق نمبر 20

حروف غُنّہ:

{1} نون اور میم اگر مشدّد ہوں جیسے اِنَّمَا، مِمَّا، عَمَّ، اِنَّ، وغیرہ.

{2}) نون اور میم اخفاء کی حالت میں۔ جیسے اَنْتُمْ، یُنْفِقُوْنَ کُنْتُمْ بِہٖ، عَلَیْکُمْ بِہٖ، عَلَیْکُمْ بِوَکِیْلٍ، وغیرہ۔

{3} نون ساکن یا نون تنوین کے بعد با آجائے جیسے مِنْ بَعْدِ، مِنْ بُطُوْنِ، وغیرہ۔

{4} نون ساکن یا نون تنوین کے بعد ینمو (ی، ن، م، و) چار حروف میں کوئی حرف آجائے جیسے اِنْ نَّقُوْلُ، اٰیَۃً یُّعْرِضُوْا، وغیرہ.

ان تمام میں ایک الف کے برابر غنّہ کر کے پڑھیں گے۔

سبق نمبر 21

راء پُر اور باریک پڑھنے کا بیان

راء پُر ہونے کی بارہ اور باریک ہونے کی سات حالتیں ہیں۔

راء کو پُر پڑھنے کی حالتیں

1. راء پرزبر ہو جیسے نَصَرَ کُم ، اَمَرَ
2. راء پرپیش ہو جیسے مَکَرُوْا ، رُبَمَا
3. راء مشدّد پرزبر ہو جیسے مِنْ رَّبِّكَ ، مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ
4. راء مشدّد پرپیش ہو جیسے شَرٌّ ، اَلْحُرُّ
5. راء ساکن ماقبل زبر ہو جیسے زَرْعٌ ، وَاَرْسَلَ
6. راء ساکن ماقبل پیش ہو جیسے اَلْخُرْطُوْم ، وَذُكُرْ
7. راء ساکن ماقبل کسرہ عارضی ہو جیسے اِرْتَبْتُمْ ، اِرْجِعِیْ
8. راء ساکن ماقبل کسرہ دوسرے کلمہ میں ہو جیسے مَنِ ارْتَضٰی ، اَمِ ارْتَابُوْ
9. راء ساکن ماقبل کسرہ اور مابعد حروف مستعلیہ اسی کلمہ میں ہو جیسے قِرْطَاسٌ ، اِرْصَادًا ، لَبِالْمِرْصَادْ ، فِرْقَةٌ
10. راساکن ماقبل ساکن ماقبل زبر ہو جیسے اَلْاَبْصَارْ ، اَلنَّارْ

11 راءساکن ماقبل ساکن ماقبل پیش ہو جیسے وَطُّوْرُ، نُوْرٌ

12 راءمرامہ مضمومہ یعنی جس پر روم کے ساتھ وقف کیا جائے جیسے قَدِيْرٌ، خَبِيْرٌ.

راء کو باریک پڑھنے کی حالتیں

1 راء کے نیچے زیر ہو جیسے لِتُشْرِكَ، رِجَالٌ

2 راءمشدّد کے نیچے زیر ہو جیسے اَلرِّجَالُ ،بِالْبِرِّ

3 راءساکن ماقبل زیر ہو جیسے فَكَبِّرْ، شِرْعَةً

4 راءساکن ماقبل ساکن ماقبل کسرہ ہو جیسے بِهِ السِّحْرُ، حِجْرٌ

5 راءساکن ماقبل یاءساکن ہو جیسے وَالْعِيْرُ، اَلْبَصِيْرُ

6 راءممالہ یعنی وہ راء جس پر امالہ کیا جائے جیسے مَجْرِ ھَا

7 راءمرامہ مکسورہ جس پر روم کے ساتھ وقف کیا جائے جیسے عُقْبَى الدَّارِ

سبق نمبر 22

وقف کا مختصر بیان

وقف کے معنی ٹھہرنے اور رکنے کے ہیں۔

اس کی یہ اقسام ہیں:

{1} کلمہ کا آخری حرف اگر متحرک ہے تو اس کو ساکن کر کے پڑھیں گے جیسے یَعْلَمُوْنَ کا وقف یَعْلَمُوْنْ، مُحِیْطٌ کا وقف مُحِیْطْ خَالِدِیْنَ کا وقف خَالِدِیْنْ، بِعَادٍ کا وقف بِعَادْ وغیرہ۔

{2} کلمہ کے آخری حرف پر اگر دو زبر کی تنوین ہو تو الف مدہ سے بدل کر پڑھیں گے جیسے كِذَّابًا کا وقف كِذَّابَا، سَوَآءً کا وقف سَوَآءَا مَآءً کا وقف مَآءَا، هُدًى کا وقف هُدٰى وغیرہ.

{3} کلمہ کے آخر میں اگر گول ۃ آجائے تو ھا سے بدل کر پڑھیں گے۔ جیسے زَكِيَّةٌ کا وقف زَكِيَّهْ، رَحْمَةٌ کا وقف رَحْمَهْ، دَآبَّةٌ کا وقف دَآبَّهْ، تِجَارَةٌ کا وقف تِجَارَهْ وغیرہ

{4} کلمے کا آخری حرف اگر پہلے سے ہی ساکن ہے تو وقف بھی اُسی طرح ہو گا جیسے اَمْرِیْ کا وقف، اَمْرِیْ، اَلَّذِیْ کا وقف، اَلَّذِیْ، بَیْنِیْ کا وقف بَیْنِیْ، عَلَیْکُمْ کا وقف عَلَیْکُمْ

{5} کلمے کا آخری حرف اگر مشدد ہے تو دو حرفوں کے برابر دیر لگا کر پڑھیں گے شد اُسی طرح باقی رہے گی جیسے بِالْغُدُوِّ کا وقف بِالْغُدُوّْ اَلْحَقُّ کا وقف اَلْحَقّْ، شَكٍّ کا وقف شَكّْ، فَطَلٌّ کا وقف فَطَلّْ وغیرہ

سبق نمبر 23

کچھ ضروری قواعد

1 بعض مقامات پر قرآن مجید میں الف لکھا ہوتا ہے مگر وصلاً نہیں پڑھا جاتا لیکن وقف میں الف پڑھا جائے گا۔ جیسے اَنَا کا الف وصلاً نہیں پڑھا جاتا مگر اس پر وقف کریں تو الف پڑھا جائے گا۔ اسی طرح ذیل کے کلمات بھی پڑھے جائیں گے۔

اَلظَّنُوْنَا	سورۃ الاحزاب	لٰكِنَّا	سورۃ الكهف
اَلرَّسُوْلَا	سورۃ الاحزاب	اَنَا	جہاں بھی آئے
اَلسَّبِيْلَا	سورۃ الاحزاب	سَلَاسِلَا	سورۃ الدهر
قَوَارِيْرَا پہلا	سورۃ الدهر		

قرآن کریم میں دو کلمات ایسے ہیں جن پر دو طرح وقف کرنا جائز ہے۔

سَلَاسِلَا الف کے ساتھ اور سَلَاسِلْ بغیر الف کے بھی وقف کر سکتے ہیں {2} فَمَا اٰتٰنِۦَ اللّٰهُ سورۃ نمل میں فَمَا اٰتٰنِيْ بھی وقف کر سکتے ہیں اور فَمَا اٰتٰنْ یاء حذف کر کے بھی وقف کر سکتے ہیں۔

2 اب چند ایسے کلمات جن میں الف تو لکھا ہوا ہے مگر پڑھا نہیں جائے گا

اَوْیَعْفُوَا	سورۃ البقرہ	لِیَبْلُوَا	سورۃ محمد
نَبْلُوَا	سورۃ محمد	لِتَتْلُوَا	سورۃ الرعد
ثَمُوْدَا	سورۃ ھود الفرقان نجم العنکبوت	لَنْ نَّدْعُوَا	سورۃ الکہف
قَوَارِیرًا دوسرا	سورۃ الدھر	لِیَرْبُوَا	سورۃ الروم
اَنْ تَبُوْاَ	سورۃ المائدہ	وَجِایْٓءَ	الفجر
مِائَتَیْنِ	الانفال جہاں بھی آئے	مَلَاِیْھِمْ	سورہ یونس
لَااِلَی اللّٰہِ تُحْشَرُوْنَ	سورۃ آل عمران	لَااِلَی الْجَحِیْمِ	سورۃ الصّٰٓفّٰت
وَلَااَوْضَعُوا	سورۃ التوبہ	لَااَنْتُمْ اَشَدُّ	سورۃ الحشر
اَوْلَااَذْبَحَنَّہٗ	سورۃ النمل	اَفَائِنْ	سورۃ آل عمران الانبیاء
مَلَاِئہٖ	سورۃ البقرہ جہاں بھی آئے	نَبَاِیْ	سورۃ الانعام جہاں بھی آئے
لِشَایْءٍ	سورۃ الکھف	مِائَۃٌ	جہاں بھی آئے

3 بعض مقامات پر قرآن مجید میں "صاد" کے اُوپر چھوٹا "سین" لکھ دیا گیا ہے وہ یہ ہیں

یَقْبِضُ وَیَبْصُۜطُ	سورۃ البقرہ	فِی الْخَلْقِ بَصْۜطَۃً	سورۃ الاعراف
بِمُصَیْۜطِرٍ	سورۃ الغاشیہ	اَمْ ھُمُ الْمُصَیْۜطِرُوْنَ	سورۃ الطّور

ان کا حکم یہ ہے کہ پہلے دو میں خالص سین پڑھو اور تیسرے میں سین یا صاد دونوں پڑھ سکتے ہیں اور چوتھے مقام پر صرف صاد ہی پڑھا جائے گا۔

٦ ﴾ قرآن کریم میں سکتہ چار جگہ ہے (۱) سورۂ کہف کے شروع میں وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ۜ قَيِّمًا (۲) سورۂ یٰسین رکوع ۴ میں مِنْ مَّرْقَدِنَا ۜ هٰذَا (۳) سورۂ قیامہ میں مَنْ ۜ رَاقٍ (۴) سورۂ مطففین میں كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ۔

سکتہ کا مطلب یہ ہے کہ وہاں سانس لیے بغیر ذرا رُک جاؤ۔ یہ بھی یاد رکھو کہ سکتہ کا حکم وقف جیسا ہی ہے بس فرق یہ ہے کہ وقف میں آخر کلمہ کو ساکن کر کے سانس لے کر ٹھہر جاتے ہیں اور سکتہ میں سانس نہیں لیتے، لہٰذا سورۂ کہف والی جگہ میں سکتہ اس طرح کرے کہ عِوَجًا دو زبر کی تنوین کو الف سے بدل دیں، اسی طرح مَنْ رَاقٍ میں مَنْ کے نون کو ساکن پڑھ کر سکتہ کریں آگے رَاقٍ میں نہ ملائیں، اور یہی صورت بَلْ رَانَ میں سمجھیں پہلے دو موقعوں میں وقف کرنا بھی صحیح ہے، اسی لیے وقف کی رمزیں بھی بنی ہوئی ہیں۔

سبق نمبر 24

رُمُوزِاَوْقَاف

۱	وقف النبی ﷺ	ایسی جگہ وقف کرنا چاہیے۔
۲	وقف منزل	ایسی جگہ وقف کرنا بہتر ہے۔
۳	وقف غفران	ایسی جگہ وصل سے وقف بہتر ہے۔
۴	وقف کفران	ایسے موقع پر وقف نہیں کرنا چاہیے۔
۵	∴	ایسے وقف کو معانقہ کہتے ہیں اس کا حکم یہ ہے کہ اگر ایک جگہ وقف کیا جائے تو دوسری جگہ وقف نہ کیا جائے یعنی ان میں سے ایک جگہ وقف کرنا چاہیے یا کسی جگہ نہ کیا جائے
۶	وقفہ ☜	ایسی جگہ وقف کرنا بہتر ہے۔
۷	صلی ☜	یہاں پر وقف نہیں کرنا چاہیے۔
۸	لا ☜	ایسی جگہ پر وقف ناجائز ہے۔
۹	م ☜	ایسی جگہ پر وقف کرنا بہتر اور مناسب ہے۔
۱۰	ط ☜	ایسی جگہ پر بھی وقف کرنا بہتر ہے۔
۱۱	ج ☜	ایسی جگہ وقف کرنا بھی اور وقف نہ کرنا بھی جائز ہے
۱۲	ز ☜	ایسی جگہ وقف کرنا اور نہ کرنا دونوں جائز ہے لیکن نہ کرنا بہتر ہے۔

۱۳ ص ☜ یہاں مجبوری کی حالت میں وقف کرنا جائز ہے اگر نہ کریں تو بہتر ہے۔

۱۴ ق ☜ یہاں نہیں ٹھہرنا چاہیے۔

۱۵ قف ☜ یہاں مجبوری کی حالت میں ٹھہر سکتے ہیں۔

۱۶ صل ☜ یہاں ٹھہرنا بہتر ہے۔

۱۷ قلا ☜ یہاں بہتر ہے کہ وقف نہ کریں۔

۱۸ O ☜ یہ آیت کی علامت ہے یہاں ٹھہرنا بہتر ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

✵ ✵ ✵ ✵ ✵ ✵ ✵

خاص موقعوں کی دعائیں

قبروں کی زیارت کی دعا

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ، مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ، وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ، نَسْاَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ

اے ان گھروں والے مومنو! اور مسلمانو! تم پر سلام ہو اور ہم اِن شآءَ اللہ تمہیں ملنے والے ہیں اور ہم اپنے لیے اور تمہارے لیے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔ (مسلم)

دعائے قنوت وتر

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِيْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَآ اَعْطَيْتَ وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ اِنَّهٗ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ.

ترجمہ: اے اللہ! ہدایت دے مجھے ان لوگوں میں جن کو تو نے ہدایت دی اور عافیت دے مجھے ان لوگوں میں جن کو تو نے عافیت دی اور دوست بنا مجھے ان لوگوں میں جنہیں تو نے دوست بنایا اور برکت ڈال میرے لیے ان چیزوں میں جو تو نے مجھے دی اور بچا مجھے اس چیز کے شر سے جس کا تو نے فیصلہ کر دیا اس لیے کہ فیصلہ کرنے والا تو ہی ہے تیرے خلاف فیصلہ نہیں کیا جا سکتا بلا شبہ وہ ذلیل نہیں ہو سکتا جس کو تو دوست بنا لے اور وہ عزت نہیں پا سکتا جس کا تو دشمن ہو جائے بہت برکتوں والا ہے تو اے ہمارے رب اور بہت بلند ہے اور رحمتیں نازل کر نبی ﷺ پر۔ (ابو داؤد)

خاص موقعوں کی دُعـــــــائیں

وتروں کے بعد کی دعا: سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ تین مرتبہ (ابوداؤد)

پاک ہے بادشاہ نہایت پاک (آخری مرتبہ یہ کہے) رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ

کھانا کھانے سے پہلے کی دعا: بِسْمِ اللّٰهِ اگر یہ بھول جائے تو پھر

بِسْمِ اللّٰهِ فِيْ اَوَّلِهٖ وَاٰخِرِهٖ. (ابوداوٗد)

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ شروع کرتا ہوں اسکے شروع میں اور آخر میں

کھانا کھانے کے بعد کی دُعا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَ وَسَقٰی وَسَوَّغَهٗ وَجَعَلَ لَهٗ مَخْرَجًا

ترجمہ: ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے کھلایا پلایا اور حلق کے راستے بسہولت اتارا اور اس کے (فضلے کے) نکالنے کا راستہ بنایا۔ (ابوداؤد)

روزہ افطار کرنے کی دُعا:

ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ.

ترجمہ: چلی گئی پیاس اور تر ہوگئیں رگیں اور ثابت ہوگیا اجر اگر اللہ نے چاہا۔ (ابوداؤد)

مہمان کی میزبان کے لیے دُعا:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ.

ترجمہ: اے اللہ! برکت عطاء فرما ان کے لیے ان چیزوں میں جو دیں تو نے انکو اور انہیں معاف فرما اور ان پر رحم فرما (صحیح مسلم)

سفر کی دُعا: اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ط وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ، اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ فِیْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ

وَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی، اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا ھٰذَا وَاطْوِعَنَّا بُعْدَہٗ، اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِنَا وَالْخَلِیْفَةُ فِی الْاَھْلِ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَّعْثَآءِ السَّفَرِ وَکَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَھْلِ.

سفر سے واپسی پر بھی نبی ﷺ یہی الفاظ کہتے اور ان میں یہ اضافہ کرتے

اٰئِبُوْنَ، تَآئِبُوْنَ، عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ. (صحیح مسلم)

سونے کے وقت کی دعا اَللّٰھُمَّ بِسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیَا.

ترجمہ: اے اللہ تیرے ہی نام کے ساتھ مرتا ہوں اور زندہ ہوتا ہوں۔ (بخاری)

سوکر اٹھنے کے بعد کی دُعا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ.

ترجمہ: ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے ہمیں زندہ کیا مارنے کے بعد اور اُسی کی طرف ہی اُٹھ کر جانا ہے۔ (بخاری)

سجدۂ تلاوت کی دُعا: سَجَدَ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَہٗ وَشَقَّ سَمْعَہٗ وَبَصَرَہٗ بِحَوْلِہٖ وَقُوَّتِہٖ فَتَبَارَكَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ.

ترجمہ: میرے چہرے نے اس ذات کے لیے سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا، اس کے کان اور آنکھ کے سوراخ نکالے اپنی طاقت اور قوت سے، پس برکت والا ہے اللہ جو سب بنانے والوں سے اچھا ہے۔ (مسند احمد)

خاص موقعوں کی دُعائیں 47

گھر سے نکلنے کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ

ترجمہ: میں اللہ کے نام کے ساتھ (گھر سے نکل رہا ہوں) میں نے اللہ پر بھروسہ کیا اور نہ گناہ سے بچنے کی توفیق ہے اور نہ نیکی کرنے کی، مگر اللہ کی توفیق ہی سے (ابوداؤد)

گھر میں داخل ہونے کی دعا اَللّٰهُمَّ إِنِّي اَسْئَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلِجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا.

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں گھر میں داخل ہونے اور گھر سے نکلنے کی بہتری کا، اللہ کے نام سے ہم داخل ہوئے اور اللہ کے نام کے ساتھ نکلے اور اپنے رب ہی پر ہم نے بھروسا کیا۔(ابو داؤد)

بیت الخلاء میں داخل ہونے کی دعا:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ. (بخاری)

اللہ کے نام کے ساتھ! الٰہی اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں خبیثوں سے اور خبیثنیوں سے۔

بیت الخلا سے نکلنے کی دعا: غُفْرَانَكَ. ترجمہ: اللہ تو بخش دے (ابوداؤد)

اذان کے بعد درود شریف اور دعا: پہلے درود پڑھیں نبی کریم ﷺ پر پھر یہ دعا:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُودَنِ الَّذِي وَعَدْتَّهُ. (بخاری)

ترجمہ: اے اللہ! اس مکمل دعوت اور قائم ہونے والی نماز کے رب! سیدنا محمد ﷺ کو خاص قرب اور خاص فضیلت اور انہیں فائز فرما اس مقام محمود پر جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے

خاص موقعوں کی دعائیں 48

مسجد سے نکلنے کی دعا: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔ (مسلم)

مسجد میں داخل ہونے کی دعا:

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ. (ابن ماجه)

اے اللہ کھول دے تو میرے لیے رحمت کے دروازے۔

چاند دیکھنے کی دعا اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ.

ترجمہ: اے اللہ! طلوع فرما اسے ہم پر امن و ایمان اور سلامتی اور اسلام کے ساتھ، اے چاند تیرا اور میرا رب اللہ ہے۔ (ابوداؤد)

چھینک کی دعا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ. اسکا بھائی کہے۔ یَرْحَمُكَ اللّٰهُ اللہ تجھ پر رحم کرے۔ جب اسکا بھائی یہ کہے تو وہ یہ کہے، یَهْدِیْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ.

اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہارے اعمال درست کرے (بخاری)

ماں باپ کے لیے دُعا:

رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِیْ صَغِيْرًا. (بنی اسرائیل)

ترجمہ: اے میرے رب ان دونوں پر رحم فرما جس طرح انہوں نے بچپن میں میری پرورش کی۔

شرک سے خوف کی دُعا:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ وَ اَنَا اَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا اَعْلَمُ.

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں جانتے ہوئے تیرے ساتھ کسی کو شریک بناؤں اور اس سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو میں نہیں جانتا (صحیح الجامع)

خاص موقعوں کی دُعــــــائیں

بازار میں داخل ہونے کی دعا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا ملک ہے اور کے اسی لیے حمد ہے، وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے اسے کبھی موت نہیں آئیگی، اسی کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔(ترمذی)

مرغ کی آواز سن کر یہ کہو

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ(بخاری)

گدھے کی آواز سن کر یہ کہو

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ (ابوداؤد)

مقام درد کی دُعا: جو شخص اپنے جسم میں درد محسوس کرے وہ اپنا ہاتھ مقام درد پر رکھ کر (بِسْمِ اللّٰهِ) تین مرتبہ اور سات مرتبہ یہ کہے (اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ(مسلم)

بیمار پرسی کے وقت کی دُعا:

اَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ

میں سوال کرتا ہوں بڑی عظمت والے اللہ سے جو عرش عظیم کا رب ہے، کہ وہ تجھے شفا دے۔ (ابوداؤد)

کفار کی شرارتوں کے وقت کی دعا:

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ

ترجمہ: اے اللہ ہم تجھ کو ان کے مقابلے میں کرتے ہیں اور ہم ان کی شرارتوں سے تجھ سے پناہ مانگتے ہیں۔(مسند احمد)

خاص موقعوں کی 50 دعائیں

چڑھائی چڑھتے وقت کی دعا: اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللہ سب سے بڑا ہے

چڑھائی اترتے وقت کی دعا: سُبْحَانَ اللّٰهِ اللہ پاک ہے

سید الاستغفار: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص صدق دل سے صبح کے وقت پڑھے گا اور شام سے پہلے فوت ہو گیا تو وہ جنتی ہوگا اور جو رات کو پڑھے گا اور صبح سے پہلے فوت ہو گیا وہ بھی جنتی ہوگا۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ (بخاری)

نماز جنازہ: جو کسی مسلمان کا نماز جنازہ ادا کرتا ہے اس کو ایک قیراط ثواب ملتا ہے یعنی احد پہاڑ کے برابر

پہلی دعا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَكَبِیْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا، اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَهٗ مِنَّا فَاَحْیِهٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَی الْاِیْمَانِ، اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهٗ.(ابن ماجه)

دوسری دعا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَایَا كَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ، وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَیْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَیْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَیْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ

الْقَبْرِ (وَقِهِ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ) (مسلم)

اَللّٰهُمَّ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِيْ ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَقِهِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَاَنْتَ اَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ ، فَاغْفِرْلَهٗ وَارْحَمْهُ ، اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ. (ابوداؤد)

اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ اَمَتِكَ اِحْتَاجَ اِلٰى رَحْمَتِكَ وَاَنْتَ غَنِيٌّ عَنْ عَذَابِهٖ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهٖ وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ. (حاکم)

بچے کی نماز جنازہ کی دعا:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا سَلَفًا وَّفَرَطًا وَّاَجْرًا (بخاری)

اے اللہ! بنادے اسکو ہمارے لیے جا کر مہمانی تیار کرنے والا، پیش رو اور باعث اجر۔

تعزیت کی دعا اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلَهٗ مَا اَعْطٰى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ (بخاری)

یقیناً اللہ ہی کا ہے جو اس نے لیا اور اسی کا ہے جو اس نے دیا اور اس کے پاس ہر چیز مقررہ وقت کے ساتھ ہے۔ اس لیے تمہیں چاہیے کہ صبر کرو اور ثواب کی نیت رکھو۔

نماز استخارہ کی دعا: باوضو ہو کر دو نفل پڑھے پھر یہ دعا پڑھے ھذا الامر کی جگہ اپنی حاجت کا نام لے

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَآ اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ، اَللّٰهُمَّ اِنْ

كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ فَاقْدُرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ. وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِيْ بِهٖ.(بخاری)

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے تیرے علم کے ساتھ خیر کا سوال کرتا ہوں اور تیری قدرت کے ساتھ طاقت کا سوال کرتا ہوں اور تجھ سے تیرے بڑے فضل کا سوال کرتا ہوں کیونکہ تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا اور تو جانتا ہے میں نہیں جانتا اور تو غیبوں کو جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لیے میرے دین میری معاش اور میرے کام کے انجام میں بہتر ہے تو اسے میری قسمت میں کر دے اور اسے میرے لیے آسان کر دے پھر میرے لیے اس میں برکت فرما اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لیے میرے دین، میری معاش اور میرے کام کے انجام میں برا ہے تو اسے مجھ سے ہٹا دے اور مجھے اس سے ہٹا دے اور میری قسمت میں بھلائی کر جہاں بھی ہو پھر مجھے اس پر راضی کر دے۔

آپکے بچوں کیلئے شعبہ تحفیظ القرآن بالتجوید کی مثالی درس گاہ

عمدہ تعلیم وتربیت کیلئے شب وروز دینی جوش وجذبے کے ساتھ کوشاں

مرکز تحفیظ القرآن والسنہ

جامع مسجد اقصیٰ۔ بلاک نمبر 1۔ سیکٹر۔ اے۔ ٹو۔ ٹاؤن شپ لاہور
Cell:0300-4087248